خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

28- نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 268 منگل 5 رجب 1416ھ' 28 نبوت 1374ہش' 28 - نومبر 1995ء

یہ دنیا چند روزہ ہے

افسوس کا مقام ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور نا سمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔ اگر یہ لوگ جو بڑے کہلاتے ہیں اس طرف توجہ کرتے تو کیا اچھا ہوتا دنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے جو ایک دردمند دل کو گھبرا دیتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے' کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حد اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جائے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ کو بجھانا ہے۔ وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کرے گی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کرکے چھوڑے گی۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 223)

ہمارا رحم غیر محدود ہونا چاہئے اور غضب اور ناراضگی محدود

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

چونکہ انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کی صفات کا اپنے اندر جذب کرنا اور اپنے افعال سے ان کا اظہار کرنا ہے۔ اس لئے انسان کا فرض ہے کہ اگر وہ کسی دوسرے انسان سے کسی کام میں مخالفت کرے تو اپنی مخالفت کو اسی کام تک محدود رکھے۔ نبیوں اور خدا کے پیاروں نے اور قوم کے افراد نے اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اظہار اپنے افعال سے کیا۔ مگر کسی جماعت نے من حیث الجماعت اس صفت الٰہی کو نہیں دکھایا۔ حالانکہ انسان کی پیدائش کی غرض یہ تھی کہ وہ خدا کی صفات کا اظہار کرے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے اظہار میں بہت کمی ہے۔ مثلاً ایک امام (عبادت) ہوتا ہے۔ اس کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں۔ ایک حیثیت اس کی امام ہونے کی ہوتی ہے اور ایک حیثیت عام انسان ہونے کی۔ دیکھا گیا ہے کہ اگر اس امام سے کسی ذاتی شخصی معاملہ میں ناراضگی ہوئی تو (عبادتوں) میں آنا چھوڑ دیا جاتا ہے اور اس بات کی پروا نہیں کی جاتی کہ اس ناراضگی کو اس حد تک محدود رکھیں جہاں تک اس کے انسان ہونے کا تعلق ہے۔ اور ان کا حق نہیں کہ (عبادتوں) میں آنا چھوڑ دیں (-) اگر کوئی انسان خدا کا مظہر بننا چاہتا ہے تو خدا کی صفات کو اپنے اندر داخل کرے اور اپنے افعال سے ان کا اظہار کرے۔ اس کا انعام خدا کی انعام کی طرح غیر محدود مگر اس کا غضب اس کی ناراضگی خدا کے غضب اور اس کی ناراضگی کی طرح محدود ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے) لیکن غضب کے متعلق یہ نہیں فرمایا اور کل شیء میں غضب' عذاب' ناراضگی' شدید العقاب ہونا عزیز ذو انتقام ہونا سب کچھ آ جاتا ہے۔ ان سب پر خدا کی رحمت حاوی ہے۔ پس ہمارا رحم غیر محدود ہونا چاہئے اور ہمارا غضب اور ناراضگی محدود۔ مگر افسوس ہے کہ رحم تو محدود رہتا ہے اور غضب وغیرہ غیر محدود ہو جاتے

باقی صفحہ 7 پر

دعا کے ساتھ مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مورخہ 9 نومبر 1995ء کو مکرم محمد عبدالجبار رضوان صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب انعم ٹریولز اسلام آباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ مظفرہ عروج صاحبہ بنت مکرم ملک ظفر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیز محمد عبدالجبار رضوان محترم چوہدری محمد حسین صاحب آف جھنگ سابقہ امیر جماعت ملتان کا پوتا اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب نائب ناظر زراعت کا نواسہ ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

ولادت

مکرم برکات الرحمان صاحب ابن مکرم حنیف الرحمان صاحب سنوری لندن کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 95-11-17 کو بچی سے نوازا ہے حضرت صاحب نے اس کا نام "مھذہ" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کی پڑپوتی اور مکرم ضیاء اللہ سیٹھی صاحب امیر جہلم شہر کی نواسی اور مکرم قریشی محمد اقبال صاحب سابق امیر سیالکوٹ شہر کی پڑنواسی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم حنیف احمد کامران صاحب دارالصدر ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴- نومبر 1995ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام سعدیہ تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم شریف احمد صاحب زرگر دارالصدر شمالی ربوہ کی پوتی اور مکرم میاں نسیم احمد صاحب طاہر زرگر ربوہ کی نواسی ہے بچی کی صحت و سلامتی اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

امداد مستحق مریضاں

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اس کے لئے بہت ہی مدد کرتی ہے۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- نبوت 1374 ہش   28 - نومبر 1995ء

محبت- زندگی کا محور

محبت انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے ایک دوسرے کی اچھی باتوں کو زیادہ اجاگر کرتی ہے اور بری باتوں کو بہتر طریق پر دور کرنے کی سعی میں مشغول رہتی ہے۔ دلوں کو فتح کرنے کے لئے بھی محبت ہی کام آتی ہے۔ اگر محبت کے بغیر دلوں کو فتح کیا جائے تو یہ فتح دیرپا بھی نہیں ہو سکتی اور انتقامی جذبہ کی وجہ سے یہ فتح شکست میں بھی بدل سکتی ہے۔ لیکن اگر محبت سے دلوں کو فتح کیا جائے تو یہ فتح دیرپا بھی ہوتی ہے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی وجہ سے انتقامی جذبہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ معاشرے کی بہتری محبت میں ہے نہ کہ نفرت میں۔ حضرت امام جماعت الثالث نے جو سلوگن جماعت کو دیا تھا وہ یہی ہے کہ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ اگر انسان اس سلوگن پر پوری طرح عمل کرنا شروع کردے تو ہر شخص چاہے وہ اپنا ہو یا پرایا قریب کا ہو یا دور کا اپنی نسل کا ہو یا کسی اور نسل کا اپنے رنگ کا ہو یا کسی اور رنگ کا اپنے مذہب کا ہو یا کسی اور مذہب کا۔ انسانوں میں آپس میں محبت پیدا ہو جائے گی اور نفرت نام تک کو نظر نہیں آئے گی اور اس طرح لوگ بہتر زندگی گزار سکیں گے۔

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے محبت ہی کے سلسلے میں فرمایا:-

"محبت سب سے غالب ترین جذبہ ہے اور دنیا میں یہ ایک ہی چیز ہے جو باقی سب طاقتوں کو توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ انبیا جس چیز کو لے کر آئے وہ محبت ہی ہے۔ وہ اسی ہتھیار کو لے کر کھڑے ہوئے اور اسی سے تمام جذبات فاسدہ بغض، حسد، کینہ، شہوت، شکست کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ محبت وہ جذبہ ہے کہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے میری تمام صفات پر یہ غالب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دین حق کی تعلیم کے مطابق دوزخ کے متعلق بھی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس میں بھی غیر محدود عذاب نہیں ہوگا۔ کچھ عرصہ کے بعد دوزخیوں کو بھی نکال دیا جائے گا۔ سو محبت بہت زبردست جذبہ ہے حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کی وہ صفات جو مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں ان میں سے محبت کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب سے غالب ہے اور انسانوں میں بھی یہ جذبہ باقی تمام جذبات سے زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ بڑے بڑے زبردست اور سرکش انسان ہوتے ہیں لیکن محبت کے پھندے میں پھنس کر چور چور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ جو سرکشی اور غرور کی وجہ سے کسی کے آگے جھکنے کا خیال تک بھی دل میں نہیں لاتے محبت سے مجبور ہو کر غلامی کو فخر سمجھنے لگ جاتے ہیں"

اگر ہم انسانی پیدائش پر غور کریں۔ تو یہ بات سمجھنا کچھ مشکل نہیں کہ جس طرح بے بس اور بے کس ہو کر انسان اس دنیا میں آتا ہے اگر ماں باپ اور اس کے رشتہ دار اس سے محبت نہ کریں تو وہ زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ یہ ماں باپ کی محبت ہی کا نتیجہ ہے کہ اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اس کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ اس کی نشوونما کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ ورنہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اس وقت تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ کھا پی نہیں سکتا اس کی اگر ہمدردی نہ کی جائے تو وہ ایک ہی جگہ پڑا رہے اور اس کی زندگی کے آثار ختم ہونے شروع ہو جائیں۔ پھر بڑا ہو کر وہ دیکھتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا محبت کا تقاضا ہے۔ اگر محبت نہ ہو تو لوگوں سے مل جل کر نہیں رہ سکتا اور مل جل کر نہ رہے تو اس کے زندگی دوبھر ہو جائے۔ انسان معاشرے میں رہنے والا ہے اور معاشرہ محبت چاہتا ہے۔ نفرت سے کوئی معاشرہ پنپ نہیں سکتا۔ اگر کوئی شخص اپنے دل میں نفرت پیدا کرلے تو وہ نہ معاشرے کو کچھ دے سکتا ہے نہ معاشرے سے کچھ لے سکتا ہے پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں کہ ہماری زندگی کا محور محبت ہے۔

جنہیں اچھا نہیں لگتا ہمارا بیٹھنا اٹھنا
وہ ہم سے پوچھتے ہیں تم یہاں کیوں ہو وہاں کیوں ہو
ہمیں معلوم ہے' خفگی کا یہ اظہار ہے لیکن
"سبک سر بن کے کیوں پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو"

ابوالاقبال

اظہارِ دردِ دل

تُو ہے پیارا اس لئے ہے ہم کو پیاری زندگی
ورنہ کیا ہم اے خدا اور کیا ہماری زندگی

کر دے تُو سر سبز پھر نخلِ امید و آرزو
ہے مری افسردہ اے بادِ بہاری زندگی

اس لئے جیتا ہوں مَیں دل میں تمہاری یاد ہے
زندگی میری نہیں یہ ہے تمہاری زندگی

اِک محبت کی نظر پر جان و دل تم پر نثار
اِک نگاہِ لطف پر قربان ساری زندگی

کیا کرے گا دیکھ کر وہ تختِ شاہی کی طرف
جس نے تیرے آستانہ پر گزاری زندگی

وہ بھی کوئی زندگی ہے جو کٹے تیرے بغیر
ہو رہی ہے اب تو وقفِ آہ و زاری زندگی

کاش نبھ جائے کسی صورت سے یہ عہدِ وفا
یہ نہ ہو ہو جائے نذرِ شرمساری زندگی

نام ہے دردِ محبت کا سکونِ دائمی
اس کی بے چینی ہے راحت۔ بیقراری زندگی

شعبدہ بازی ہے کیفِ سیمیا اے دلق پوش
چند روزہ کھیل ہے یہ اے مداری زندگی

نورِ ایماں ہو تو رہتی ہے ہمیشہ آب و تاب
عشق سے پاتی ہے گوہر آب داری زندگی

مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

○ جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون (-) یعنی (جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں) کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینان قلب عطا کرتا ہے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

عورتوں اور بچوں سے حُسنِ سلوک

اسلام کی آمد سے قبل عرب میں ہی نہیں' دنیا بھر میں عورت کی کوئی سماجی حیثیت نہ تھی۔ اس سے بڑھ کر ستم کیا ہوگا کہ بچی کو زندہ درگور کر دیا جاتا۔ عورت مرد کو مشورہ تک نہ دے سکتی۔ سوتیلی ماں بھیڑ بکریوں کی طرح ورثہ میں تقسیم کی جاتی۔ نکاح اور طلاق کے لئے کوئی ضابطہ اور قانون نہ تھا۔ الغرض خدا کی یہ مخلوق کسی عزت کی مستحق نہ سمجھی جاتی تھی۔ معاشرہ میں اس کا کوئی مقام نہ تھا۔ اس کا کوئی حق نہ تھا۔ ہاں ذمہ داریوں کا بوجھ غیر محدود تھا۔ آنحضرت ﷺ اس جنس کے محسن بن کر آئے۔ آپؐ نے صنف نازک کو اس کے حقوق دلائے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و اعیال سے بہتر سلوک کرتا ہے اور میں اپنے اہل و عیال سے سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔ آپؐ نے عورت کو گھر کی مالکہ قرار دیا۔ فرمایا جس طرح مرد کے جذبات ہیں اس کے بھی جذبات ہیں۔ فرمایا اگر جاہلیت کے کسی فعل پر سزا دینا جائز ہوتا تو میں زندہ درگور کرنے والے کو سزا دیتا۔ ایک اور موقع پر فرمایا۔ جس شخص کا امتحان خدا تعالیٰ بیٹیوں کے ذریعہ سے لے اور وہ شخص ان بچیوں کی اچھی تربیت کرے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ اور ایک (صاحب ایمان) کی سب سے بڑی خواہش ہی یہ ہوتی ہے کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس کی رضا یعنی جنت مجھے عطا ہو۔

ازواج مطہرات سے حسنِ سلوک

حضور ﷺ کا اپنی بیویوں سے سلوک مثالی تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ گھر تشریف لاتے کام کاج میں ہمارا ہاتھ بٹاتے۔ ایک موقع پر حضورؐ ایک سفر میں تھے۔ آپؐ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ سوار تھیں۔ کسی سبب سے کجاوا الٹ گیا۔ آپؐ اور ام المومنین صفیہؓ نیچے گر گئے۔ صحابہؓ نے دیکھا تو لپک کر آپؐ کی طرف بڑھے اور عرض کی حضورؐ میرے ماں باپ قربان کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ حضورؐ نے فرمایا پہلے مستورات کا پتہ کرو۔

خدا کی یاد میں ساری زندگی گزارنے والا یہ برگزیدہ شخص جو کبھی کبھی رات کی تنہائی میں بیویوں کو دس سہیلیوں کی باہم گفتگو کی کہانی سناتے ہیں جس میں ہر سہیلی اپنے خاوند کا وصف بیان کرتی ہے اور ایک سہیلی اپنے خاوند کے ہر خلق کی تعریف کرتی ہے۔ اس کی تعریف سنا کر حضورؐ فرماتے ہیں عائشہ میں تمہارے لئے اس سہیلی کے خاوند۔ ابو زرعہ کی طرح ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میرے ماں باپ آپ قربان آپؐ میرے لئے اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔

آپؐ نے فرمایا لوگو تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے بہتر سلوک کرتا ہے اور میں اپنے اہل و عیال سے تم سے سب سے زیادہ بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے جس کے نام قرعہ نکلتا اسے ساتھ لے جاتے۔ آپؐ کے حسن سلوک کا یہ نتیجہ تھا کہ مرض الموت میں جب آپؐ نے ازواج مطہرات کو فرمایا کہ تم میں سے مجھے سب سے پہلے وہ ملے گی جو لمبے ہاتھوں والی ہے۔" تو ازواج مطہرات باہم ہاتھ ناپتی تھیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں یہاں لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت کرنے والی تھی۔ موت کا خواہاں کون ہوتا ہے۔ لیکن آپؐ کے سلوک اور محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر ایک کی خواہش تھی کہ پہلے وہ اپنے آقا سے اس دنیا میں جا ملے۔

مکہ میں بالخصوص عورت کا گھر کے معاملات میں کوئی دخل نہ تھا اور عورت کو جرأت نہ تھی کہ خاوند کی بات کاٹ سکے۔ ایک بار حضرت عمرؓ کی زوجہ محترمہ حضرت عمرؓ کی کسی بات میں داخل انداز ہوئیں۔ جس پر حضرت عمرؓ ناراض ہوئے تو آپ کی زوجہ محترمہ نے عرض کیا۔ عمرؓ حضرت محمد ﷺ کے گھر جا کر دیکھو وہ کس طرح حضورؐ کے ساتھ بے تکلفی سے زندگی بسر کرتی ہیں اور مشورے دیتی ہیں۔

اس طبقہ کی تربیت کے لئے حضورؐ ان کو مردوں سے علیحدہ خطاب فرماتے۔ انہیں دینی امور میں قربانی کی تلقین فرماتے اور اپنے صحابہؓ کو ان سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے۔

بیوی بچوں کا حق حضرت ابو درداءؓ ایک صحابی دن کو روزہ سے ہوتے اور رات بھر تہجد پڑھتے۔ بیوی بچوں کی طرف کوئی دھیان نہ تھا۔ گویا حقوق اللہ اور حقوق العباد میں توازن نہ رہا۔ حضور ﷺ کو جب علم ہوا تو فرمایا ابو درداء تیرے بیوی بچوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ طبیعت کی انتہا پسندی کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ نظریہ اختیار کر لیا ہے کہ بیوی بچوں سے تعلق خدا سے تعلق میں حائل ہے۔ لیکن حضور ﷺ نے فرمایا۔ اگر ہم اللہ کے حقوق میں کوتاہی نہیں کرتے تو بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی ایک نیکی ہے۔ دوسرے مذاہب نے تجرد کو ایک بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے لیکن آپؐ نے فرمایا نکاح میری سنت ہے۔ جس نے اس سے روگردانی کی وہ ہمارا نہیں ہے۔ بیوی بچوں سے محبت' ان کے حقوق کی ادائیگی خدا سے محبت میں روک نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی حد کے اندر ہے۔ حضرت ابو خیثمہؓ نے جب سفر سے واپسی پر بیوی کی آغوش محبت پر آنحضرت ﷺ کی محبت کو ترجیح دی۔ تو یہ بھی دینداری کی وجہ سے تھا۔ اور جب حضورؐ نے ابو درداء کو ساری رات کی تہجد سے روک کر بیوی بچوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تھی تو یہ بھی (دین حق) کی منشاء اور تعلیم کے عین مطابق تھا۔

عورتیں آبگینے ہیں ایک سفر میں مستورات بھی قافلہ میں شامل تھیں۔ انجشہ صحابی نے اس طرح حدی خوانی کی اونٹ تیز ہو گئے۔ جب حضورؐ نے محسوس کیا تو فرمایا انجشہ آہستہ آبگینے ہیں۔ اور ادب کی تاریخ لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ حضورؐ نے ہی پہلی بار عورت کے لئے آبگینہ کا لفظ استعمال فرمایا۔ اس لفظ میں عورت کی نازک مزاجی اور اس کے لئے نہایت درجہ محتاط ہونے کی طرف کتنا عمدہ اور لطیف اشارہ ہے۔

بچوں سے پیار بعض لوگ بچوں سے پیار کو خوبی نہیں عیب سمجھتے۔ حدیث میں ہے کہ ایک بدو یعنی دیہاتی نے حضورؐ کو اپنے نواسوں سے پیار کرتے دیکھا تو متعجب ہو کر پوچھا کہ حضورؐ آپ بچوں سے پیار کرتے ہیں؟ اس کا نام اقرع تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ آپؐ نے بچوں کو ہی دیکھ کر فرمایا تھا۔ تم بے شک ماں باپ کو بخیل بھی بناتے ہو۔ بزدل بھی بناتے ہو۔ لیکن تم جنت کی خوشبو بھی ہو۔

نیا پھل آتا تو حضور ﷺ پہلے بچوں کو دیتے۔ باہر سے تشریف لاتے تو بچوں کو سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے۔ چھوٹے بچوں سے مزاح اور پیار کرتے۔ ابو عمیرؓ ایک بچے نے پرندہ پال رکھا تھا۔ جس نام نغیر تھا۔ وہ مر گیا تو اسے رنجیدہ دیکھ کر اس کے دل کو بہلانے کے لئے فرمایا۔ ابو عمیر پرندے کا کیا ہوا۔

واضح رہے کہ یہاں تسلی شفقت اور بہلانے کا انداز الفاظ کے سجع میں ہے۔ جس کا عکس ترجمہ میں نہیں آسکتا۔ کبھی چھوٹے بچے کا محبت سے کان پکڑتے اور فرماتے اے دو کانوں والے۔

بچے اور ماں پر شفقت ذیل کے واقعہ سے اندازہ کیجئے بچوں سے حضورؐ کو کیا محبت تھی۔ اور صنف نازک کا آپ کتنا خیال رکھتے تھے۔ کہ آپؐ فرماتے ہیں۔ میں بعض دفعہ نماز میں ہوتا ہوں۔ بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں۔ یہ بچے پر بھی رحم ہے اور ماں پر بھی۔

حضور ﷺ نے یہ کہہ کر بچے کو پیار کا مستحق قرار دے دیا کہ ہر بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے۔ یہودی۔ عیسائی۔ مجوسی تو اس کے والدین کو بناتے ہیں۔ ورنہ وہ تو فطرت صحیحہ پر پیدا ہوا ہے۔ کیا اس کے بعد کسی مشرک کے بچہ سے بھی نفرت روا ہے۔

مشرکین کے بچوں پر شفقت ایک دفعہ جنگ کی لپیٹ میں مشرکوں کے کچھ بچے مارے گئے۔ حضورؐ کو خبر ہوئی تو فرمایا مشرکوں کے بچے بھی تم سے بہتر ہیں۔ خبردار بچوں کو قتل نہ کرو ہر جان خدا ہی کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔

چھوٹی بچیوں پر شفقت ہجرت کے موقع پر جب انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیوں نے اشعار گا گا کر آپؐ کا استقبال کیا تو آپؐ نے از راہ شفقت فرمایا بچیو! تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں رسولؐ اللہ۔ فرمایا! میں بھی تم سے پیار کرتا ہوں۔

ایک بار حضرت عائشہؓ کے گھر میں ایک عورت اپنی دو کمزور بچیوں کے ساتھ آئی۔ اس نے کھانے کے لئے کچھ طلب کیا۔ گھر میں صرف ایک کھجور تھی۔ حضرت عائشہؓ نے وہی اٹھا کر دے دی۔ اس عورت نے وہ کھجور آدھی آدھی کاٹ کر دونوں بچیوں کو دے دی اور خود نہ کھائی۔ جب حضورؐ گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے یہ واقعہ سنا کر ماں کی ممتا کا ذکر کیا تو حضورؐ نے فرمایا عائشہؓ! خدا جس کو اولاد کے امتحان میں ڈالے اور وہ ان کا حق بجا لائے تو دوزخ سے محفوظ رہے گا۔

اولاد کا ماں پر حق ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا۔ جس طرح ماں باپ کا اولاد پر حق ہے۔ اولاد کا بھی ماں باپ پر حق ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو پہلے تو اولاد کا ہی ماں باپ پر حق ہے۔ کہ ماں باپ اپنے نفس کو ہی مقدم نہ رکھیں۔ ان کی دیکھ بھال اور اچھی تربیت کریں اور پھر جب وہ بڑے ہو گئے اور ماں باپ بوڑھے تو یہ ان کی خدمت کر کے ان کا حق ادا کریں گے۔

اولاد کی تکریم ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کی عزت کرو۔ بے شک اس فقرہ کے یہ معنے بھی ہیں کہ اولاد کو اکرام و احترام سے رکھو۔ عزت کے الفاظ سے انہیں یاد کرو۔ لیکن یہ بھی ہے کہ ان کی اچھی تربیت کر کے اچھی تعلیم دلا کر انہیں معاشرہ میں محترم اور مکرم بناؤ۔

عشرہ وقف جدید

وقف جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے اپنا چندہ خود ادا فرمائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمودہ شوکت اہلیہ مولانا سلطان محمود انور صاحب

محترمہ نور الٰہی بیگم صاحبہ

ماں کا لفظ ہی اپنے اندر بہت عظمت رکھتا ہے۔ اور ہر ماں اپنی اولاد کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیتی ہے اور اس کو خوشیاں مہیا کرنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔ لیکن بعض مائیں اپنے حسنِ عمل اور حسن کردار سے بہت ساروں سے آگے نکل جاتی ہیں۔ یہ لفظ بھی ان کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ انہی میں سے ایک میری ماں تھیں۔ نور الٰہی بیگم نام تھا اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھیں۔ شروع سے ہی بہت ذہین تھیں۔ میرے نانا جان چوہدری ولیداد ایک عالم دین بزرگ تھے ان کی بڑی خواہش تھی کہ اس ذہین لڑکی کو زیادہ سے زیادہ علم دلوایا جائے۔ اس وقت کھاریاں ایک چھوٹا سا قصبہ تھا۔ پرائمری تک لڑکیوں کا سکول تھا۔ چنانچہ پرائمری تک سکول میں پڑھا اس کے بعد پرائیوٹ امتحان پاس کیے۔ چونکہ بہت لائق تھیں اس لئے جب پانچویں کرکے سکول سے فارغ ہوئیں تو ان کی استانی نے ان کو سکول میں پڑھانے کے لئے ٹیچر رکھ لیا۔ اور اس طرح بہت کم عمری میں انہوں نے اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ پڑھانا بھی شروع کر دیا۔ نانا جان نے گھر میں دینی تعلیم دی۔ حدیث کا علم پڑھایا اور دادا جان حضرت مولوی فضل الدین صاحب جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تین سو تیرہ رفقاء میں سے تھے۔ اور حافظ (کلام الٰہی) بھی تھے ان سے کلام الٰہی باترجمہ پڑھا۔ شاید ان کو بھی ان کی قابلیت بہت پسند آئی اور معلوم نہیں ان کے لئے کیا دعائیں ان کے دل سے نکلیں کہ بعد میں قدرت نے ان ہی کی بہو بنا دیا میرے ابا جان چوہدری سعد الدین (وفات یافتہ) بہت قابل اور دیندار انسان تھے۔ انہوں نے ایم اے تک پڑھا۔ ان کی پہلی شادی اپنے رشتہ داروں میں ہوئی جس میں سے میرے بڑے بھائی ڈاکٹر ضیاء الدین (وفات یافتہ) اور میری بہن امتہ الحی اہلیہ چوہدری رشید الدین امیر ضلع گجرات پیدا ہوئے پھر ہماری پہلی والدہ کی وفات ہوگئی۔ تو میری امی کے ساتھ ان کی شادی ہوئی۔ شادی کے وقت میری امی کی عمر اٹھارہ سال تھی اور ابا جان کی اڑتیس سال تھی۔ دونوں کی زندگی بہت خوشگوار گذری میرے ابا جان کی نیکی۔ محبت اور اعلیٰ درجہ کے حسن سلوک نے عمر کے اس فرق کو مٹا دیا تھا اور میری امی اس کم عمری میں ابا جان کی اعلیٰ تربیت کے رنگ میں پوری طرح رنگ گئیں۔ شاید ان کے لئے آگے بہت بڑا امتحان تھا کڑی آزمائش تھی۔ شادی کے بارہ سال بعد پچاس سال کی عمر میں میرے ابا جی اچانک ہارٹ فیل ہو جانے سے فوت ہو گئے اور یوں میری ماں ایک نئے آزمائش اور اعصاب شکن دور میں داخل ہو گئیں اپنی امی سے ہم پانچ بہنیں اور ایک بھائی (احیاء الدین) ہیں۔ چھوٹی بہن ابا جان کی وفات کے چالیس دن بعد پیدا ہوئی۔ ہم بہت چھوٹے تھے۔ بڑے بھائی ڈاکٹر ضیاء الدین بھی ابھی ایف۔ ایس۔ سی میں تھے۔ بڑا کٹھن دور تھا۔ میری ماں کے لئے اچانک دنیا اندھیر ہو گئی کوئی آمد کا ذریعہ نہ تھا۔ ایک ساتھی کی جدائی کا صدمہ دوسرے بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ان دو احساسات نے ان کو نڈھال کر دیا۔ لیکن اُس پرعزم اور باہمت خاتون نے اپنے آپ کو سنبھالا اور ملازمت کرنے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ کھاریاں میں ہی گرلز ہائی سکول میں ملازمت شروع کر دی اور پھر ٹریننگ بھی لے لی اس طرح سے انہوں نے اپنے بچوں کی پرورش میں کسی کا احسان نہ لیا۔ بہت خود دار طبیعت تھی۔ عام عورتوں کی طرح اپنے گھر کے مسائل کا رونا بھی نہیں رویا نہ کبھی کسی قسم کی تکلیف کا اظہار کیا۔ وہ کہا کرتی تھیں لوگوں کے سامنے باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کوئی کسی کو کچھ نہیں دے جاتا عورتوں کو تو عادت ہوتی ہے باتوں کے چسکے لگاتی ہیں۔ اپنے خدا کے آگے رونا چاہئے جو ہر مشکل میں مدد فرماتا ہے اور حوصلہ دیتا ہے۔ باوجود بہت مصروف ہونے کے عبادات کبھی جمع نہیں کرتی تھیں۔ ظہر سکول میں پڑھتیں اور باقی عبادات میں اس بات کا خاص خیال رکھتیں کہ الگ الگ پڑھی جائیں۔ اگر عبادت کے وقت پر کوئی عورت ملنے آ جاتی تو بہت گھبراتیں باتوں میں کہہ دیتیں عبادت میں دیر ہو رہی ہے بعض دفعہ کہہ دیتیں آپ بیٹھیں میں عبادت کر لوں۔ عبادت بہت سنوار کر آہستہ آہستہ پڑھتیں رات کو عبادت قبل از فجر کے لئے اٹھنا معمول تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں چھوٹی تھی جب بھی رات کو میری آنکھ کھلی امی کو نفل پڑھتے دیکھا۔ جمعہ کی عبادت باقاعدہ بیت الذکر میں جا کر ادا کرتیں اجلاس میں ضرور جاتیں۔ لوگوں کے گھروں میں جانے کی عادت نہ تھی سوائے کوئی خاص وجہ ہو کہیں نہیں جاتی تھیں۔ کھاریاں کی بے شمار بچیوں اور عورتوں نے کلام الٰہی سادہ اور باترجمہ ان سے پڑھا۔ ہمیں عبادات کا پابند بنایا۔ بہت چھوٹی عمروں میں کلام الٰہی پڑھایا پھر ساتھ ہی ترجمہ بھی شروع کروا دیتیں۔ کلام الٰہی پر بہت عبور حاصل تھا۔ خود ناشتہ بنا رہی ہوتیں یا کوئی اور کام اور ہمیں کہتیں اونچی آواز میں پڑھتے جاؤ پھر زیر زبر کی غلطی وہیں سے بتا دیتیں۔ اسی طرح ترجمہ بھی پڑھایا ہم پڑھتیں وہ ترجمہ بتا دیتیں۔ عصر کے بعد باقی جو بھی پڑھنا چاہتی تھیں ان کو پڑھاتیں۔ اس طرح سے انہوں نے دنیا کا علم بھی دیا اور دین کا بھی۔ گرمیوں کی دوپہر میں اکثر حدیث لے کر بیٹھ جاتیں اور ہمیں حدیث سناتیں۔ رات کو بستر پر لیٹتے تو چھوٹی چھوٹی دعائیں جو کام شروع کرنے سے پہلے اور آخر پر پڑھی جاتی ہیں یاد کرواتیں۔ طبیعت میں نفاست اور صفائی بہت زیادہ تھی۔ صفائی کے ساتھ پاکیزگی کا بہت خیال رہتا۔ کہتیں صفائی تو بہت لوگ کر لیتے ہیں لیکن ساتھ پاکیزگی کا خیال بہت کم لوگ کرتے ہیں۔ بہت وسیع حوصلہ تھا۔ کبھی بھی بچوں کو مار انہیں خدا تعالیٰ کی ذات سے کبھی شکوہ نہیں کیا بہت ہمت سے حالات کا مقابلہ کیا۔ بہت باوقار زندگی گزاری۔ کھاریاں میں ان کی زندگی کی مثال دی جاتی ہے۔ کھاریاں میں اس وقت میٹرک تک سکول تھا کالج نہیں تھا میری بڑی بہن نے جب میٹرک پاس کیا تو سکول میں بھی فرسٹ تھی اور وظیفہ کی حقدار بھی۔ اس کو گجرات کالج میں داخل کروایا اور ہوسٹل میں جگہ دلوائی۔ جس پر ہمارے بعض رشتہ داروں نے بہت اعتراض کیا اور کہا کہ لڑکیوں کو دوسری جگہ بھیجنے کی کیا ضرورت ہے جہاں تک شہر میں رہ کر پڑھ سکتی تھی پڑھا ہی کافی ہے۔ لیکن انہوں نے کسی کی پرواہ نہ کی اور کہا مجھے اپنی بچیوں پر اعتماد ہے۔ میری بچی قابل ہے اس لئے میں اس کو ضرور مزید تعلیم دلواؤں گی اور کھاریاں میں سب سے پہلے ہوسٹل میں جانے والی میری بہن تھی اس طرح سب کو پڑھایا۔ پھر لوگوں میں اس بات کا شعور آ گیا اور کئی لوگوں نے اپنی بیٹیاں ہوسٹل میں بھیج دیں۔ بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ جو فیصلہ کر لیتیں پھر اس پر قائم رہتیں کسی کے رعب یا ڈراوے میں نہ آتیں۔ جب بچیوں کے رشتوں کا وقت آیا اس وقت ابا جان کو بہت یاد کرتی تھیں لیکن پھر اکیلے ہی فیصلے کئے۔ میرے رشتے کے وقت رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود ایک واقف زندگی کو رشتہ دینے کے فیصلے پر ڈٹی رہیں اور کہا میں بچی کو وقف کر رہی ہوں۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی دعاؤں اور محنت کا نتیجہ ہے کہ سب اولاد خوشحال زندگی گزار رہی ہے ان کی زندگی کی داستان مکمل نہیں ہوگی اگر میں اپنی اس خالہ کا ذکر نہ کروں جنہوں نے میری امی کا بچوں کی پرورش میں بھرپور ساتھ دیا۔ میری خالہ بھی جوانی میں بیوہ ہو گئی تھیں ایک بچی تھی جو چھوٹی عمر میں انتقال کر گئی انہوں نے دوسری شادی نہیں کی تھی خدا تعالیٰ نے ان کو میری ماں کے لئے بہت بڑا سہارا بنا دیا ہمیں وہ اپنے بچوں کی طرح پیار کرتی تھیں اور ہمیں بھی وہ دوسری ماں ہی نظر آتی تھیں آخر دم تک ہماری امی کا ساتھ دیا اللہ تعالیٰ ہماری خالہ رحمت بی بی پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے ان کو جنت میں اعلیٰ مقام دے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ جہاں اپنی ماں کے لئے دعا کریں ساتھ اس ماں کو بھی نہ بھولیں جنہوں نے اپنی ساری محبتیں ہم پر نچھاور کر دیں۔

میرا مضمون لمبا ہو گیا ہے لیکن اپنی ماں کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے یہ بہت مختصر تحریر ہے اس میں میں ان کی زندگی کے دن رات کہاں سمو سکتی ہوں۔ اے خدا تو پاک ہے پاکیزگی کو پسند کرتا ہے جس طرح ہماری ماں نے اپنے آپ کو دنیا میں پاک اور صاف رکھا تو ان کو وہاں بھی اعلیٰ مقام عطا فرمانا وہ ایک کمزوری عورت ہی تو تھی جو پہاڑ جیسی کٹھن زندگی میں آگے بڑھتی رہی اور اُف نہ کی۔ اگر کہیں کوئی کمزوری رہ گئی ہو تو اس کو اپنی مغفرت بخشش کی چادر سے ڈھانپ لینا اور اپنے قرب میں جگہ دینا تو غفار اور ستار ہے۔ اور ہم سب بہن بھائیوں اور ہماری اولادوں کو ان کی دعائیں ہمیشہ پہنچتی رہیں اور ہمیں بھی توفیق دینا کہ اس عظیم ہستی کے بلندی درجات کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔

طیبہ نعیم

میرا خاندان

4- نومبر 95ء کے الفضل میں "میرا خاندان" کے عنوان سے ایک مضمون شیخ عبدالمنان صاحب کی طرف سے شائع ہوا۔ بزرگوں کی خدمات پڑھیں۔ مگر مجھے وہ نامکمل لگا۔ یہ چند الفاظ اس مضمون کا حصہ سمجھیں۔

میرے ابا جان محترم شیخ عباد الرحمن صاحب جو کہ شیخ عبدالمنان صاحب کے سب سے چھوٹے اور سگے چچا ہیں۔ اور بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ انہوں نے ایک عرصہ تک دہلی انڈیا کے حلقہ سبزی منڈی میں زعیم خدام الاحمدیہ کے طور پر کام کیا۔ پھر بعد ازاں لاہور میں ایک عرصہ تک حلقہ میکلوڈ روڈ محصل کے طور پر کام کیا۔

اسی طرح میرے سب سے بڑے تایا جان کے بیٹے شیخ مطیع الرحمن صاحب ابن حضرت محب الرحمن صاحب ایک عرصہ سے ذاتی خرچ پر ایک رسالہ ڈنمارک سے نکلوا رہے ہیں۔ جس کی وہ خود ایڈیٹنگ کرتے ہیں۔ جن میں زیادہ تر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے اقتباسات شامل ہوتے ہیں۔

میرے دو تایا زاد شیخ لطیف الرحمن (وفات یافتہ) اور شیخ لطف الرحمن (وفات یافتہ) ابن شیخ کظیم الرحمن ہر دو نے بڑے احسن طریقہ سے خدمات کیں۔ اول الذکر نے ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ جا کر بطور ہیڈ کلرک اصلاح وارشاد میں تاحیات کام کیا۔ یہ شاکرہ بیگم (وفات یافتہ) ترانہ ناصرات الاحمدیہ لکھنے والی کے میاں ہیں۔ اسی طرح دوسرے بیٹے نے مارٹن روڈ کراچی اور پھر اس کے بعد ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور نائب پریذیڈنٹ کے طور پر حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں خدمات انجام دیں۔

شیخ خلیل الرحمن صاحب (وفات یافتہ) سیکرٹری

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

شعاعوں کی ماہیت اور ان کی اقسام

انسان جب پیدا ہوتا اور آنکھ کھولتا ہے تو سورج کی روشنی میں وہ طرح طرح کی چیزیں مشاہدہ کرتا اور ان سے مانوس ہونے لگتا ہے۔ یہ روشنی کیا چیز ہے اس کا علم زمانہ دراز تک انسان کو نہ ہو سکا۔ اس کی ماہیت اس کے لئے معمہ تھی۔ آج کے دور میں بھی اس سوال کا مکمل جواب دینا خاصا مشکل ہے۔ اس علمی دور سے قبل روشنی کے بارے میں پڑھے لکھے لوگوں کے خیالات بھی بہت عجیب تھے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ دنیا کی ہر چیز خواہ وہ حیوانات میں سے ہو یا جمادات میں سے اپنی چھوٹی سی شبیہ چاروں طرف بکھیرتی رہتی ہے۔ جب کسی چیز کی شبیہ آنکھ میں داخل ہوتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو دیکھ لیا ہے۔ جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو شبیہوں کا انتشار بند ہو جاتا ہے اور ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد یونانی حکماء کا ایک دور آیا جس میں افلاطون (Plato) جیسے فاضل یوکلڈ (Euclid) جیسے ماہرین ریاضیات نے یہ نظریہ پیش کیا کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز ہوتی ہے جو دیکھنے کے عمل میں آنکھ سے خارج ہوتی ہے۔ جب وہ کسی منہ پر پڑتی ہے تو وہ چیز ہمیں نظر آنے لگتی ہے۔

شعاعوں کے عجیب وغریب خواص ہیں جن سے ہم مختلف رنگ میں استفادہ کرتے ہیں لیکن ان کی افادیت کا دور تو انسان کے وجود میں آنے سے قبل سے بھی جاری ہے۔ زمین کی ساری شادابی، نباتات اور حیوانات کی زندگی اور بقا سورج کی مرہون منت ہے اور ان کا ہماری زندگی سے بہت گہرا تعلق ہے۔ شعاعوں کے خواص اور ان کے اثرات کا علم حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم لہروں کے بعض خواص کا کسی قدر تفصیل سے مطالعہ کریں۔

اگر ہم کسی تالاب کے کنارے کھڑے ہو کر ایک پتھر پانی میں پھینکیں تو ہم دیکھیں گے کہ پانی میں چاروں طرف لہریں پیدا ہوتی ہیں جو دائروں کی شکل میں پھیلتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ تالاب کے کنارے تک پہنچ جاتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لہروں کے ذریعہ پانی اپنی اصل جگہ سے ہٹ کر کناروں کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ لیکن صحیح صورت حال یہ ہے کہ لہریں تو آگے بڑھتی ہیں لیکن پانی اپنی جگہ رہ کر اوپر نیچے ہوتا ہے۔ لہریں اس طرح پیدا ہوتی ہیں کہ پتھر اپنے وزن کے مطابق پانی میں گرتے ہی وہاں مقامی طور پر ایک نشیب یا خلا پیدا کرتا ہے اور اس جگہ کے پانی کو آگے دھکیل دیتا اور ایک نئی دیوار پیدا کرتا ہے جو اصل نشیب سے قدرے دور پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح پانی کا یہ اتار چڑھاؤ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مگر چونکہ ساکن پانی لہروں کے آگے بڑھنے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے اس لئے ہر دیوار پہلی دیوار سے کم بلند ہوتی ہے۔ یہ تغیرات شکل نمبر1 تا نمبر3 واضح ہو جاتے ہیں۔

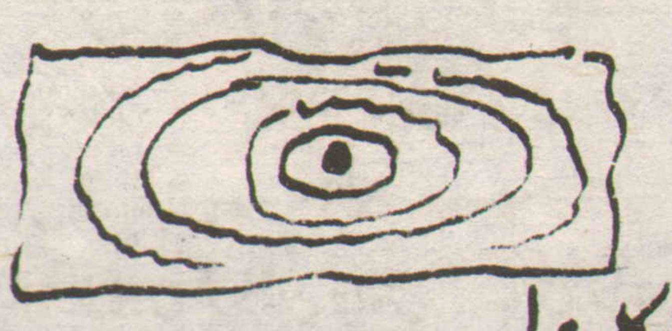

شکل نمبر1
پتھر کے گرنے سے لہریں پیدا ہو رہی ہیں

لہروں کی حرکت کا نظریہ

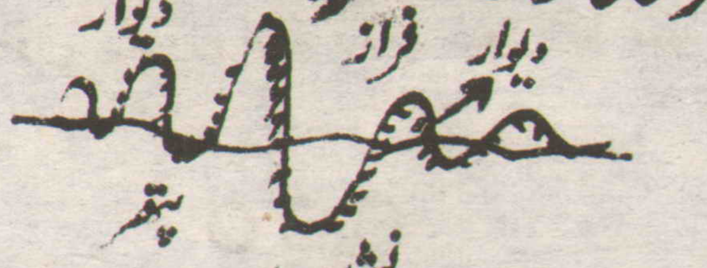

شکل نمبر2

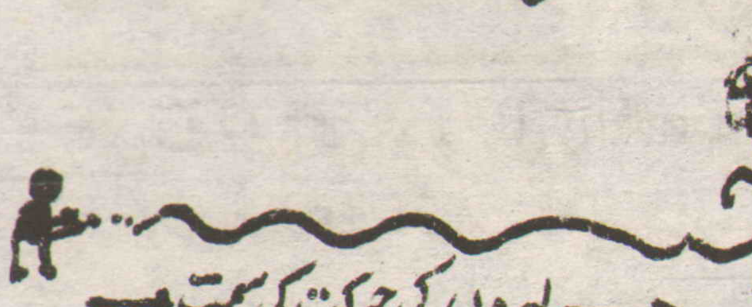

شکل نمبر3
لڑکا رسہ ہلا رہا ہے اس میں لہریں پیدا ہو رہی ہیں

شکل نمبر1 میں ایک معین فاصلہ میں بہت سی چھوٹی چھوٹی لہریں گزرتی ہوئی دکھائی گئی ہیں۔ اگر پانی میں کوئی لکڑی کا ٹکڑا پڑا ہو تو آپ مشاہدہ کریں گے کہ وہ اوپر نیچے تو ہوتا ہے لیکن وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لہریں پانی کو اگلی سمت دھکیلے بغیر آگے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اور ایک موٹے رسے کو درخت کے تنے سے باندھ دیا جائے اور دوسرا سرا ہاتھ میں پکڑ کر زور سے اوپر نیچے ہلائیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس میں لہریں پیدا ہوتی ہیں (شکل نمبر3) جو آگے بڑھتی جاتی ہیں لیکن رسہ اپنی جگہ سے آگے نہیں بڑھتا کیونکہ اس کا دوسرا سرا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ صرف رسہ کا ہر حصہ اوپر نیچے ہوتا ہے۔ جو چیز آگے بڑھتی ہے وہ توانائی ہے جو ہاتھ سے منتقل ہو کر آگے کی طرف چلی جاتی ہے۔ پانی یا رسہ میں جو لہریں مہیا ہوتی ہیں وہ ہمیں نظر آتی ہیں لیکن حرارت اور روشنی کے بارے میں پوری قطعیت سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان کا انتقال لہروں کے ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ ان کی لہریں ہمیں آگے بڑھتی ہوئی نظر نہیں آتیں۔

روشنی کے موجودہ سائنسی نظریے کا آغاز 1664ء سے ہوتا ہے۔ اس وقت سکاٹ لینڈ کے ایک ماہر طبیعیات جیمز کلارک میکسویل نے اس مسئلہ کو حل کیا اور کہا کہ ہر قسم کی شعاعیں بنیادی طور پر برقی مقناطیسی لہریں (Electro Magnatic Waves) ہی ہوتی ہیں جو خلا میں روشنی کی رفتار یعنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی ثانیہ کی رفتار سے چلتی ہیں۔ سورج چونکہ زمین سے 9 کروڑ تیس لاکھ میل (93000000) میل دور ہے اس لئے اس کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں آٹھ منٹ کے قریب لگ جاتے ہیں۔ اگرچہ برقی مقناطیسی لہریں کئی قسم کی ہوتی ہیں لیکن سائنسدان اپنے تجربات کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ بعض لحاظ سے ایک جیسی ہی ہوتی ہیں۔

لہر کس کو کہتے ہیں اس کا صحیح مفہوم مندرجہ ذیل شکلوں سے ہوتا ہے۔

شکل نمبر4

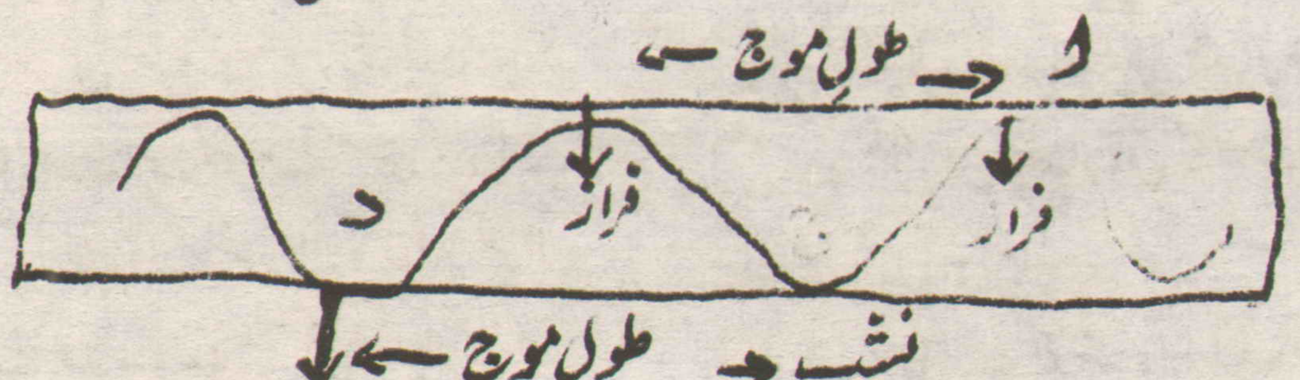

کسی لہر کے طول سے مراد وہ فاصلہ ہے جو اس لہر کے کسی نقطہ (نشیب یا فراز) سے دوسرے مماثل نقطہ تک ہوتا ہے۔ شکل نمبر4 میں مقام الف سے مقام ب تک (ایک فراز سے دوسرے فراز تک) ایک طول موج ہے۔ اسی طرح (ایک نشیب مقام ج سے مماثل دوسرے نشیب د تک) ایک طول موج ہے۔ ہم یوں بھی کہتے ہیں مقام الف سے مقام ب تک یا مقام ج سے مقام د تک ایک سائیکل پورا ہوا۔

ایک سیکنڈ میں جتنی برقی مقناطیسی لہریں اپنے مبداء سے نکل کر باہر کی طرف پھیلتی ہیں اس کو لہروں کا تعدد (Ferquency) کہتے ہیں۔ تعدد سے یہ مراد ہے کہ وقت کی اکائی (ایک سیکنڈ) میں کتنی لہریں ایک معین مقام سے گزرتی ہیں۔

لہر کے طول موج (Wave Length) اور تعدد (Frequency) میں ایک خاص معین تعلق ہے۔ جب طویل موج کم ہوگا تو تعدد زیادہ ہوگا۔ جب طول موج زیادہ ہوگا تو اس کا تعدد اسی نسبت سے کم ہوگا۔ ان دونوں مقداروں یعنی تعدد اور طول موج کا حاصل ضرب ہمیشہ ایک معین مقدار ہوتی ہے جو روشنی کی رفتار کے برابر ہوتی ہے یعنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی ثانیہ۔ جب ریڈیو اناؤنسر یہ کہتا ہے کہ ریڈیو سٹیشن سے خبریں اتنے کلو سائیکل پر نشر ہوں گی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لہروں کا تعداد اتنے ہزار ہے۔ کلو کا سابقہ ہزار کی تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔ جب میگا (Mega) کا سابقہ (Pre-fix) استعمال کریں تو اس سے مراد اتنے دس لاکھ۔ روشنی کی لہروں کا طول موج ظاہر کرنے کے لئے جو اکائی استعمال ہوتی ہے اسے آنگسترام (Angstrom) کہتے ہیں اور مختصراً اسے "A" سے ظاہر کرتے ہیں۔ ایک آنگسترام ایک انچ کا چالیس کھرواں حصہ یعنی (4 billion) ہوتا ہے۔ نظر آنے والی روشنی 7600A (برائے سرخ) سے 4 ہزار آنگسترام (1000A) برائے بنفشی (VIOLET) ہوتی ہے۔

انگریز سائنسدان نیوٹن زیادہ تر کشش ثقل (Gravitational Force) کی دریافت کے لئے مشہور ہے لیکن روشنی کے بارے میں بھی اس نے بعض تجربات کئے تھے۔ ایک دن وہ اپنی دوربین کے سلسلہ میں ایک عدسہ (Lens) سے تجربات کر رہا تھا۔ قریب ہی ایک مثلث منشور (Prism) پڑا تھا۔ اس کے کمرہ میں روشنی کی صرف ایک شعاع کھڑکی کے ایک باریک سوراخ میں سے آ رہی تھی۔ اس نے یونہی وہ مثلث منشور سوراخ کے سامنے رکھ دیا تو اس نے حیرت سے دیکھا کہ روشنی کی ایک شعاع سے خوبصورت قوس قزح (Rainbow) کے رنگ میں نمودار ہو گئے جیسا کہ شکل نمبر5 سے ظاہر ہے۔

روشنی کی ایک شعاع کئی رنگوں میں پھٹ گئی ہے

رنگوں کی ترتیب (Vibgyor) کے لفظ سے ظاہر کی جاتی ہے۔ سفید روشنی کے تجزیہ یا سات رنگوں میں بٹ جانے کو انتشار نور (Dispersion Of Light) کہتے ہیں عام روشنی کی شعاع کو سات رنگوں کی پٹیوں میں پھٹ جانے سے جو سات پیان نمودار ہوتی ہیں اسے روشنی کا طیف (Spectrum) کہتے ہیں۔ (شکل نمبر5) نیوٹن نے پھر ایک اور مثلث منشور اس طیف کے سامنے الٹی سمت میں رکھ دیا تو طیف کے رنگ پھر مل کر سفید عام روشنی کی شعاع میں تبدیل ہو گئے۔

سفید یا عام روشنی کی طرح سب برقی مقناطیسی لہریں اپنے طول موج اور تعدد کے لحاظ سے کئی حصوں میں بٹ جاتی ہیں اور ان کا بھی ایک طیف ہوتا ہے جس کی وضاحت شکل نمبر6 سے ہوتی ہے۔

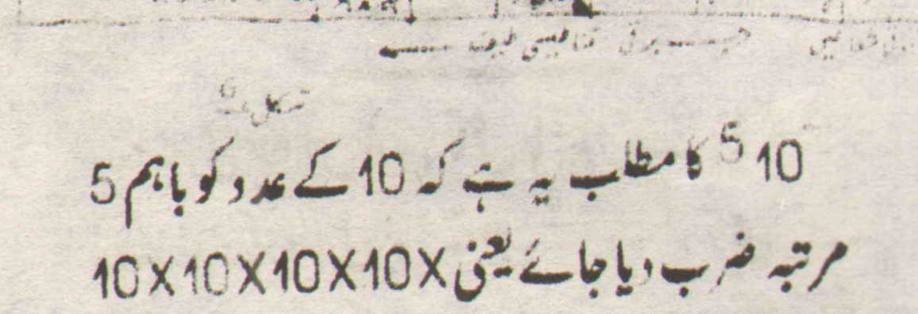

10^5 کا مطلب یہ ہے کہ 10 کے عدد کو باہم 5 مرتبہ ضرب دیا جائے یعنی 10X10X10X10X10X = 100000 ہوئے۔ اس کو مختصراً (10^5) لکھا جاتا ہے اسی طرح باقی اعداد ہے۔

اس طیف کے ایک طرف یعنی ایک سرے پر ایسی لہریں ہیں جن کا سائیکل چند عدد فی ثانیہ ہے۔ یہ لہریں برقی مشینوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ دوسری طرف ایسی لہریں ہیں جن کا تعداد کروڑوں کروڑ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش - اپوزیشن کی نئی مہم

بنگلہ دیش کی وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء نے صدر کو اسمبلی توڑنے کا مشورہ دے کر نئے انتخابات کا اعلان کیا۔ صدر عبدالرحمن بسواس نے اسمبلی توڑ دی اور مسز خالدہ ضیاء اب ملک کی نگران وزیراعظم بن گئی ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن کو نگران حکومت میں شمولیت کی جو پیشکش کی تھی اسے اپوزیشن نے مسترد کر دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ مسز خالدہ ضیاء نگران وزیراعظم کے عہدے سے مستعفی ہو جائیں اور کسی غیر جانبدار حکومت کی نگرانی میں عام انتخابات کرائے جائیں۔ مسز ضیاء نے اپوزیشن کا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بنگلہ دیش کے آئین میں کسی غیر جانبدار نگران وزیراعظم کی تقرری کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

بنگلہ دیش کی تمام اپوزیشن پارٹیوں نے مسز ضیاء کو بطور نگران وزیراعظم قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور ملک بھر میں جلسے جلوسوں اور احتجاج کا نیا دور شروع ہو گیا ہے اس سے قبل اپوزیشن قریباً ڈیڑھ سال سے ایسی ہی مہم شروع کئے ہوئے ہے جس میں ہڑتالوں کے بعد آخری ہتھیار ہفتے بھر کی مسلسل ہڑتال تھی جس میں روزانہ نصف دن کی ہڑتال کی جاتی تھی۔ اب بڑی اپوزیشن پارٹی عوامی لیگ کی سربراہ مسز حسینہ واجد نے اعلان کیا ہے کہ سات دسمبر سے بنگلہ دیش میں غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال کی جائے گی اور سارے بنگلہ دیش کو بند کر دیا جائے گا اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک نگران وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء استعفیٰ نہیں دے دیتیں۔

1988ء میں بھی اپوزیشن نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا مگر اس وقت کی حکومت نے اپوزیشن کے بائیکاٹ کے باوجود الیکشن کروائے اور خود ہی ساری سیٹیں جیت لی تھیں۔

○○○

سری لنکا - فوج پر گیس سے حملہ

سری لنکا میں فوج تامل باغیوں کے ہیڈ کوارٹر کے ارد گرد اپنی پوزیشنیں مضبوط کر رہی ہے۔ جس سے جافنا کے اندر بڑی تعداد میں تامل باغی پھنس کر رہ گئے ہیں۔ تامل باغیوں نے فوج کا حصار توڑ کر اپنے آدمی نکالنے کے لئے پہلی بار گیس سے حملہ کیا۔ آرمی نے کہا ہے کہ ہم اس حملے سے پہلے ہی خبردار تھے اس لئے یہ حملہ ناکام رہا۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ تاملوں نے کونسی زہریلی گیس استعمال کی ہے۔ اور اس سے کس قدر نقصان ہوا ہے۔ جنگ زدہ علاقوں میں صحافیوں کو جانے کی اجازت نہیں ہے اور ساری اطلاعات فوج کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں۔ جن کی کسی اور ذریعے سے تصدیق ممکن نہیں ہے۔

سری لنکا کی حکومت نے پہلے ہی کہا تھا کہ تاملوں کے پاس کیمیکل اور بیالوجیکل ہتھیار ہیں۔ لیکن اس سے قبل ان ہتھیاروں کا استعمال موجودہ جنگ میں نہیں ہوا تھا۔

فوج نے بتایا ہے گذشتہ روز ایک مقابلے میں 80 تامل باغی مارے گئے۔ 1990ء میں بھی ایک بار تاملوں نے گیس کا حملہ کیا تھا۔ اس وقت کلورین گیس استعمال کی تھی۔

دوسری طرف سری لنکا کی خاتون صدر مسز چندریکا کماری تنگا نے ایک بار پھر تاملوں کو بات چیت کی پیشکش کی ہے۔

سری لنکا کی فوج 5 دن سے جافنا کا محاصرہ کئے ہوئے ہے۔ ان پر کسی بھی وقت باغیوں کے شدید حملے کی توقع ہے۔

○○○

بوسنیا معاہدہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اپنی قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ بوسنیا میں اقوام متحدہ کی امن فوج میں شرکت کے لئے 20 ہزار امریکی فوجی بھجوانے کی حمایت کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بغیر بوسنیا میں امن قائم کرنے کا کوئی اور ذریعہ موجود نہیں ہے۔

سربیا کے لیڈر مسٹر روڈووان کراڈزک نے کہا ہے کہ ہم سمجھوتے کو تسلیم کرتے ہیں۔ اب ہم اپنی فوجی کارروائیاں ختم کر دیں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ابھی بعض معاملات حل طلب ہیں۔ انہوں نے بعض باتوں پر اپنے اختلافی نکتہ نظر کا بھی اظہار کیا۔

بوسنیا کے شہروں میں زندگی معمول پر آ رہی ہے۔ جنوب سے وہ پناہ گزین واپس آنے شروع ہو گئے ہیں جو دو ماہ قبل سربوں کے حملے سے اپنے گھربار چھوڑ گئے تھے۔

سراجیوو کا مسئلہ ابھی بھی حل طلب ہے۔ تاہم شہر میں جشن مسرت منایا جا رہا ہے۔ بوسنیا کے صدر مسٹر علی جاہ عزت بیگوویچ ڈیٹن سے واپسی پر سراجیوو میں شہداء کے قبرستان گئے اور جنگ میں شہید ہونے والوں کی قبروں پر پھول چڑھائے۔ جنگ سے قبل قبرستان کی جگہ ایک فٹ بال کی گراؤنڈ تھی۔ جہاں اب ہر طرف قبریں ہی قبریں ہیں۔

بوسنیا میں جنگی جرائم کی تحقیقات کرنے والے ٹربیونل نے ڈیٹن سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے ان کے نام کو قوت حاصل ہو گئی ہے۔ ٹربیونل کے ترجمان نے سمجھوتے کی اس شق کو سراہا جس کے تحت اقوام متحدہ کی فوجوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ نیٹو کی فوجیں کسی بھی جنگی مجرم کو گرفتار کر سکیں گی۔

ترکی بوسنیا اور کروشیا نے ایک مشترکہ سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت ان تینوں ملکوں پر مشتمل ایک پولیس فورس بنائی جائے گی۔ اس فورس کا کام بوسنیا کے پناہ گزینوں کو وطن واپس آنے میں مدد مہیا کرنا ہے۔ یہ پولیس فورس پناہ گزینوں کو وطن واپس آنے کی راہ ہموار کرے گی اور ان کی واپسی کے انتظامات کرے گی۔ اس سمجھوتے پر بلقان کی تینوں ریاستوں کے وزرائے خارجہ نے دستخط کئے ہیں۔

○○○

طالبان بمقابلہ صدر ربانی

کابل کے نواح میں شدید لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ طالبان نے کابل انتظامیہ کا ایک طیارہ مار گرایا ہے۔ کابل میں راکٹوں کے حملوں اور شدید گولہ باری کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ دونوں فریقوں نے ایک دوسرے پر کامیابیوں کے دعوے کئے ہیں۔ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے تین اہم پہاڑی فوجی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ صدر ربانی کی فوجیں پسپا ہو کر پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ طالبان کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ صدر ربانی کے 800 فوجی منحرف ہو کر طالبان سے مل گئے ہیں۔ ان میں صدر ربانی کی فوجوں کے بعض کمانڈر بھی شامل ہیں۔

کابل سے آنے والی اطلاعات کی کسی آزاد ذریعے سے تصدیق نہیں ہو سکی۔

○○○

آئرلینڈ میں ریفرنڈم

آئرلینڈ میں طلاق کے مسئلے پر ریفرنڈم ہوا ہے۔ آئرلینڈ میں طلاق دینے کی اجازت نہیں ہے۔ چرچ کا کہنا ہے کہ طلاق دینے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اس سے گھریلو زندگی غیر محفوظ ہو جائے گی اور بچوں کی حفاظت مسئلہ بن جائے گی۔ آئرلینڈ میں اس مسئلے پر دونوں آرا موجود ہیں اور خیال ہے کہ جس طرف کا بھی فیصلہ ہوا بڑی معمولی اکثریت سے ہو گا۔ ریفرنڈم ہو چکا ہے اب اس کے نتائج مرتب کئے جا رہے ہیں۔

○○○

غریب ملکوں کی امداد میں کمی

غریب ملکوں کو امداد دینے کے لئے ورلڈ بینک کو جو رقوم ادا کی جاتی ہیں ان میں امریکہ نے کمی کر دی ہے اور بینک کے پریذیڈنٹ نے متنبہ کیا ہے کہ اس قسم کی کمی سے ایسے نتائج برآمد ہوں گے جو ہمارے تصور سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ کانگریس نے امریکہ کی طرف سے دی جانے والی رقم کو کم کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ 1.25 ارب ڈالر میں چھ سات ملین تک کی کمی کی گئی ہے۔ اور اس کی کی وجہ سے ورلڈ بینک بہت سے ملکوں کو امداد دینے سے قاصر رہے گا۔ یا اتنی امداد نہیں دے سکے گا جتنی وہ پہلے دیتا تھا۔ بینک نے یہ بھی کہا ہے کہ دیگر ممالک کو چاہئے کہ وہ اپنی اپنی رقوم ادا کر دیا کریں اور امریکہ کی مثال ہرگز نہ اپنائیں۔ اگر ایسا نہ کیا تو 78 ملک ایسے ہیں جو خاصی مشکلات میں پڑ جائیں گے۔

○○○

اسلامیہ یونیورسٹی

اسلام آباد

وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر کے اس بیان پر کہ اسلامیہ یونیورسٹی اسلام آباد میں غیر ممالک کے بہت سے ایسے افراد بطور طالب علم موجود ہیں جو تشدد کی کارروائیاں کر سکتے ہیں طلباء نے احتجاج کرتے ہوئے مظاہرہ کیا نصیر اللہ بابر کے مطابق اس یونیورسٹی میں بہت سے طلباء جن کا تعلق غیر ممالک سے ہے ایسے ہیں جن کا اپنے اپنے ملک کی احتجاجی پارٹیوں کے ساتھ رابطہ ہے۔ انہوں نے یہ بات اس وقت کہی جب مصری سفارت خانہ کو بم سے اڑا دینے کی تحقیق جاری ہے۔ کئی مصریوں کو ملک سے باہر جانے سے روک دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر ان کے متعلق کوئی شبہ درست ثابت نہ ہوا تو انہیں باہر جانے دیا جائے گا۔ مصر کی اسلامی تنظیموں' خاص طور پر جہاد نے کہا ہے کہ وہ دراصل پاکستانی حکومت پر حملہ کرنا چاہتی تھی اور اسی وجہ سے انہوں نے پاکستان میں مصری سفارت خانے پر بم سے حملہ کیا تھا۔ یہ بیان جو کسی نیوز ایجنسی کو فیکس کیا گیا ہے۔ ایک اسلامی جماعت کی طرف سے دیا گیا ہے۔

○○○

طالبان کی فتوحات

افغانستان کے متعلق بتایا گیا ہے کہ پروفیسر برہان الدین ربانی صدر افغانستان بعض اہم مقام کھو بیٹھے ہیں۔ طالبان کے حملے کے نتیجہ میں چکری اور خورد کابل ان کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے از خود ان مقامات کو چھوڑا ہے تاکہ ہم دیگر جگہوں پر جا کر بہتر طریق سے مقابلہ کر سکیں۔ یہ دونوں مقام کابل کے جنوب مشرق میں 25 کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔ سب سے پہلے طالبان نے ان دو علاقوں کو فتح کیا تھا لیکن بعد میں طالبان کے ہاتھ سے یہ علاقے نکل گئے تھے۔ اب پھر یہ علاقے صدر ربانی کے ہاتھ سے نکل کر طالبان کے ہاتھ لگے ہیں۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دار العلوم غربی ربوہ کو ہفتہ 11۔ نومبر 1995ء کو دل کی تکلیف ہوئی اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں دیگر مختلف عوارض کی وجہ سے بھی ابھی علیل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ کا پتا آپریشن کے ذریعہ پتھری کی وجہ سے یکم نومبر کو نکال دیا گیا ہے۔ اب صحت ٹھیک ہے اور گھر آگئیں ہیں دعا کریں خدا تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے۔

ENT سپیشلسٹ کی آمد

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکرم ڈاکٹر کرنل طاہر احمد صاحب ENT سپیشلسٹ درج ذیل پروگرام کے مطابق کام کریں گے۔

یکم دسمبر 95ء آؤٹ ڈور

2دسمبر 95ء اپریشن

3'4دسمبر 95ء آؤٹ ڈور

ضرورت مند احباب کان' ناک اور گلہ کی بیماریوں کا علاج کرانے کے لئے ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں اور ہسپتال ہذا سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈ منسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

عشرہ وقف جدید

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے وعدہ وقف جدید سے کچھ نہ کچھ زائد ادا فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

بقیہ صفحہ 1

ہیں۔ جس سے ایک دفعہ ناراضگی ہوئی اس کی طرف تمام عیوب منسوب کئے جاتے ہیں۔ ایک شخص کو ایک دفعہ جھوٹ بولتا ہوا دیکھ کر اس کی تمام باتوں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کو ایک دفعہ سچ بولتے ہوئے دیکھ کر اس کی تمام باتوں کو سچا نہیں سمجھتے۔ ان کا رحم محدود اور ان کا غضب' ناراضگی 'بدظنی غیر محدود ہوتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ اس کے الٹ ہے انسان اللہ تعالیٰ کا پیارا اور محبوب نہیں بن سکتا جب تک وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر نہیں لیتا۔ اس بات کو اگر مدِ نظر نہ رکھا جائے تو بہت سے نقائص اور فسادات پیدا ہوتے ہیں۔

(از خطبہ 15۔ جون 1923ء)

بقیہ صفحہ 4

ضیافت کراچی کی سب سے بڑی بیٹی اور داماد آج کل ٹورنٹو میں بالترتیب صدر لجنہ اور نیشنل سیکرٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے داماد خالد لطیف آف کراچی بک ڈپو کی بیگم آج کل بطور سیکرٹری پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کام کر رہی ہے۔ اسی طرح میرے میاں نعیم الرحمن نے سیکرٹری مال اور قائد پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی لمبا عرصہ کام کیا۔ ان سے چھوٹے بھائی بشیر الرحمن نے نیویارک میں کافی عرصہ نائب امیر جماعت کام کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگوں کو اخروی زندگی میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے جنہوں نے ہمیں یہ احمدیت کا پھل دیا۔ اور اس پھل سے آج ہم باعزت زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب اپنی ادنیٰ حیثیت سے ان راہوں پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی اس سے زیادہ احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے اور میرے دادا جان حضرت حبیب الرحمن حاجی پورہ کپور تھلہ کی روح کو خوش کرنے والے بنیں جنہوں نے ہمیں اس سلسلہ میں داخل کیا۔

بقیہ صفحہ 5

فی ثانیہ ہے۔ یہ تو تعداد کے لحاظ سے تقسیم ہوئی۔ طول موج کے لحاظ سے مقداریں ہزاروں میل سے شروع ہو کر اس قدر کم ہو جاتی ہیں کہ ایک انچ کی لمبائی کروڑوں کروڑ لہریں آ جاتی ہیں۔

خلائی پرواز' ایٹمی توانائی' فوٹو گرافی' ریڈیو اور ٹیلی ویژن چند ایسی چیزیں ہیں جو کہ شعاعوں سے متاثر ہوتی ہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کائناتی شعاعیں (Interstellar Waves) ایسی شعاعیں ہیں جو انسان کی خلائی پرواز میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ ایکسریز سے ڈاکٹر جسم کے اندرونی حالات معلوم کرتے اور بیماریوں کی تشخیص کرتے ہیں۔ فوٹو گرافر بعض غیر مرئی شعاعوں کو اندھیرے میں تصاویر لینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ریڈیو' راڈار اور ٹیلی ویژن میں ایسی شعاعیں استعمال ہوتی ہیں جن کے ذریعہ پیغامات کی ترسیل ہوتی ہے اور دھند یا اندھیرے میں ان کو استعمال کیا جا سکتا ہے اور چشم زدن میں تصاویر (ایک جگہ سے دوسری جگہ) پہنچائی جا سکتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ گجرات سے سیالکوٹ جانے والی ویگن میں بم کا دھماکہ ہونے سے 3 افراد ہلاک 17 زخمی ہو گئے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ مسافروں کے جسم کے ٹکڑے اڑ کر کھیتوں میں بکھر گئے۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ سیالکوٹ میں دوسرا دھماکہ چرچ روڈ پر بینک کے باہر ہوا۔ شاپنگ بیگ میں لپٹا ہوا بم تانگے کے پہیے تلے آکر پھٹ گیا۔ جس سے سکول کی دو کمسن طالبات سمیت 4- افراد شدید زخمی ہو گئے۔ شدید دھماکے کی آواز سن کر لوگ سراسیمگی کی حالت میں گھروں سے نکل آئے۔ اس ٹانگے پر بچیاں سکول جا رہی تھیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قوم آزادی کے تحفظ کے لئے بڑی بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ حکومت قومی سلامتی کے تحفظ کے تمام تقاضے پورے کر رہی ہے۔ کشمیری عوام نے واضح کر دیا ہے کہ وہ الیکشن نہیں بلکہ حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے دریائے سندھ کے کنارے پر فوج کی انجینئرنگ کور کی مشقیں دیکھیں اور فوجیوں کو ان مشقوں کی کامیابی پر مبارک دی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آپ کے جذبے دیکھ میرا دل بڑھتا ہے۔ اور پوری قوم کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ انجینئرنگ کور نے پہلی مرتبہ دریائے سندھ پر اوور ہیڈ برج قائم کیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ مہنگائی سے تنگ آئے ہوئے جیالے بے نظیر کو چھوڑ رہے ہیں۔ وہ خود بھی مسلم لیگ میں آ جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے ملک کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ پوری قوم بھکاری نظر آتی ہے۔ عام آدمی کا جینا حرام ہو گیا ہے لوگ آلو تک نہیں خرید سکتے۔ انہوں نے کہا کہ عوام میرے ساتھ ہیں۔ مایوسی پیدا نہیں ہونے دوں گا۔ عوام کے لئے ایک دفعہ پھر روشنی کی کرن بن کر ابھروں گا۔ کراچی جل رہا ہے لوگ عیاشی کر رہے ہیں۔ موٹروے کا سولہ ارب روپیہ آصف زرداری کی جیب میں ہو گا۔ پیپلز پارٹی کے وزیر اور مشیر خزانہ لوٹ رہے ہیں۔ نج کاری میں اربوں روپے کے کمیشن کھا رہے ہیں۔ انہوں اپنی رابطہ مہم کے دوران گجرات' ونیکے تارڑ' قصبہ بکن کلاں اور کولو تارڑ میں جلسوں اور عشائیہ سے خطاب کیا۔

○ کراچی میں وزیر اعلیٰ کے محافظ سکواڈ' رینجرز کی چوکی' اور شاہ فیصل کالونی میں مقامی صحافی کے گھر پر نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کی۔ جس سے علاقوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ہومیو پیتھی کے طالب کی گولیوں سے چھلنی لاش برامد ہوئی۔ اس کے ساتھ ایک پرچی برآمد ہوئی جس پر لکھا تھا مخبر کا انجام۔ کورنگی کا محاصرہ کر کے ایک درجن سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیاری ناظم آباد اور کورنگی میں نقاب پوشوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے خوف و ہراس پھیلا دیا۔

○ سیکیورٹی کی وجہ سے صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری کا دورۂ کراچی منسوخ کر دیا گیا۔ انہوں نے کراچی یونیورسٹی میں تقریبات کی صدارت کرنی تھی۔ یونیورسٹی بھی بند کر دی گئی۔ تاہم یہ بھی کہا گیا ہے کہ صدر کی علالت کی وجہ سے یہ دورہ منسوخ کیا گیا۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا کہ ہمیں قوم کی مشکل کا احساس ہے۔ لیکن ہمیں جو بجٹ دیا گیا تھا وہ روپے کی قیمت میں کمی اور افراط زر سے ختم ہو گیا ہے۔ قوم کے ساتھ ہم بھی قربانی دے رہے ہیں۔ بھارت مسلسل فائرنگ کر رہا ہے اگر پاکستان مجاہدین کی امداد جاری رکھے گا تو بھارت اسی طرح کا ردعمل ظاہر کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہتھیاروں کا فرق بڑھ رہا ہے۔ پھر بھی اس کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔ جنرل وحید نے یہ باتیں سرمائی مشقوں کے موقع پر نوشہرہ میں بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قوم دفاعی بجٹ میں کمی کو پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔ قومی سلامتی حکومت اور قوم کی اولین ترجیح ہے۔ حکومت روپے کی قیمت میں کمی کی وجہ سے فوج کو ہونے والا نقصان پورا کرنے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے آرمی چیف نے مشقیں دیکھنے کا جو موقع دیا ہے اس پر مجھے خوشی ہوئی ہے۔

○ صدر مملکت کے خطاب پر بحث کے بعد سینٹ کی طرف سے اظہار تشکر کی قرارداد پر جب ووٹنگ ہوئی حق اور مخالفت میں برابر ووٹ تھے۔ اس وقت پیپلز پارٹی کے سینیٹر مسعود کوثر سینٹ کی صدارت کر رہے تھے انہوں نے اپنا فیصلہ کن ووٹ حکومت کے حق میں دے کر قرارداد منظور کروا دی۔ اس پر اپوزیشن نے بائیکاٹ کر دیا۔ اس سے قبل حکومت نے بڑی کوشش کی کہ یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی جائے مگر اپوزیشن کے قائد راجہ ظفر الحق اس بات پر اڑے رہے کہ قرارداد پر رائے شماری کرائی جائے گی۔

○ سینٹ میں اپوزیشن نے مطالبہ کیا ہے کہ فوجی افسروں پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ حکومت نے بتایا ہے کہ ان افسروں پر آرمی ایکٹ کے تحت مقدمہ چلے گا اور ملزمان کو دفاع کا پورا حق ملے گا۔ اور کارروائی شفاف ہو گی۔

○ سرکاری پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر نواز شریف کے قافلے پر جب حملہ کیا گیا تو نواز شریف کی گاڑی کافی دور تھی۔ اس لئے مسٹر نواز شریف پر قاتلانہ حملہ کی خبر بے بنیاد ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حلقہ پتوکی میں مقامی مجسٹریٹوں کی قیادت میں پولیس نے سکول میں گھس کر بچوں کی زبردست پٹائی کی اور بعض بچوں کی ہڈیاں توڑ دیں۔ اس پر مظاہرین نے اے سی کے دفتر کا گھیراؤ کر لیا زبردست نعرے بازی کی گئی۔ اساتذہ بھی سڑکوں پر آ گئے۔ وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کر دیا۔

○ نواز شریف پر قاتلانہ حملے کے خلاف اسلام آباد میں پارلیمنٹ کے سامنے مسلم لیگی خواتین نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین خواتین مرکزی دروازے کی طرف بڑھنے لگیں تو کمانڈوز اور لیڈی پولیس نے انہیں روک لیا جس پر خواتین وہیں دھرنا دے کر بیٹھ گئیں۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر مسٹر شہباز شریف کے خلاف مقدمات کی سماعت کے دوران ہائی کورٹ لاہور کے باہر مسلم لیگی کارکنوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ میں نے اپنے وزراء سے کہہ دیا ہے کہ "نو بزنس نو لون" انہوں نے کہا میں نے سیاست کو تجارت سے الگ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور ان کے خاندان نے 6- ارب روپے کے قرضے لئے۔ میں نے پہلے کوئی قرضہ لیا نہ آئندہ لوں گا۔ اگر اپوزیشن کے پاس میرے قرضے کا ثبوت ہے تو بتائیں۔ بابا وزیر اعلیٰ سے کہہ دیں کہ کاروبار کریں یا سیاست کریں۔

○ سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ نواز شریف پر قاتلانہ حملے کا ڈرامہ ان کے باڈی گارڈوں نے رچایا ہے۔ کوئی حملہ نہیں ہوا۔

○ وزیر اعلیٰ نے پتوکی مجسٹریٹ کے تبادلے کا حکم دے دیا ہے۔ وکلاء نے کہا ہے کہ مجسٹریٹ پر مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے۔

○ طالبان کے طیاروں نے کابل شدید بمباری کی جس سے 35- افراد ہلاک اور 150 زخمی ہو گئے۔ جیٹ طیاروں نے افغانستان کے دارالحکومت کے وسط میں چار رہائشی علاقوں پر آٹھ بم گرائے گئے۔ فضائی حملہ دن میں تقریباً دس بجے کیا گیا۔ افغان وزارت دفاع نے کہا ہے کہ حملہ کئی طیاروں نے کیا جبکہ بی بی سی کا کہنا ہے کہ بمباری صرف ایک طیارے نے کی ہے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے 10 مسلم لیگی خواتین کو ملتان سے اڈیالہ جیل راولپنڈی میں واپس لانے کا حکم دیا ہے۔ چیئرمین نے اپنے حکم میں کہا ہے کہ ان کے شوہر بچے اور رشتہ دار راولپنڈی میں رہتے ہیں۔ جنہیں ملاقات میں دقت ہو رہی ہے۔ وزیر مملکت رضا ربانی نے جب یہ کہا کہ حکومت خواتین کے حقوق کے لئے بہت کام کر رہی ہے تو چیئرمین سینٹ مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ کیا عورتوں کی گرفتاری بھی ان میں سے ایک ہے۔

○ ملی یکجہتی کونسل کو سیاسی اتحاد بنانے پر کونسل میں شامل جماعتوں میں اختلاف کے اندیشے کے باعث اسلامی جمہوری محاذ کو فعال بنانے کا دوبارہ فیصلہ کیا گیا ہے۔

عطیہ اکیڈمی / خواتین اور بچیوں کیلئے داخلے جاری ہیں
11/2 دار الصدر جنوبی ربوہ

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • اٹھرا • ورم و لیکوریا
ایام کی بےقاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 254634

قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 487

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل
ہمدردانہ مشورہ
کامیاب علاج
مطب
ناصر دواخانہ
گولبازار، ربوہ
فون (04524) 212431